سوال

(511)جب نمازی کو یہ شک ہو کہ اس نے تین رکعات پڑھی ہیں یا چار؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک دینی بھائی نے یہ پوچھا ہے کہ جب کسی کو نماز میں شک ہو اور یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے تین رکعات پڑھی ہیں یا چار تو کیا اسے نماز دوہرانا چاہیے؟ امید ہے مستفید فرما کر شکریہ کا موقعہ بخشیں گے!

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب انسان کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو اور یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے تین رکعات پڑھی ہیں یا چار تو اس کے لئے یہ جائز نہیں کہ اس شک کی بنیاد پر نماز کو توڑ دے۔ جب کہ فرض نماز ہو کیونکہ فرض نماز کو توڑنا جائز نہیں ہے۔ اور اس سلسلہ میں وہ کرنا چاہیے جو سنت میں آیا ہے۔ اور سنت میں یہ آیا ہے کہ جب انسان کو نماز میں شک ہو اور یہ نہ معلوم ہو کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔ تین رکعت یا چار تو اس کی دو صورتیں ہوں گی۔

ایک تو یہ کہ شک مساوی ہو کہ کسی ایک پہلو کو وہ ترجیح نہ سے سکتا ہو تو اس صورت میں وہ قلیل تعداد پر بنا کرے یعنی انہیں تین سمجھے اور چوتھی رکعت پڑھے اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے اور دوسری صورت یہ ہے کہ شک تو ہو لیکن ایک پہلو راجح ہو مثلا یہ کہ رکعات چار ہی پڑھی ہیں تو اس صورت میں چار ہی بنا کرے۔ سلام پھیر دے اور پھر سلام کے بعد سجدہ سہو کرے۔

شک کی ان دونوں حالتوں کے بارے میں سنت سے یہی ثابت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ پہلی حالت میں یقین پر بنا کی جائے اور دوسری حالت میں صحیح صورت حال کے لئے کوشش کی جائے تو یہ اس بات کی بھی دلیل ہے کہ شک کی وجہ سے نماز کو توڑ نہ دیا جائے۔ اگر نماز فرض ہو تو اسے توڑنا حرام ہے۔ اگر نفل ہو تو اسے بھی شک کی بناء پر توڑا نہ جائے۔ بلکہ وہ کام کیا جائے۔ جس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔ ہاں البتہ نفل نماز کو اگر توڑنا چاہے تو یہ جائز ہے البتہ علماء فرماتے ہیں کے کسی صحیح غرض کے بغیر نفل نماز کو توڑنا مکروہ ہے نفل حج اور عمرہ کو توڑنا بھی جائز نہیں الا یہ کہ راستہ محصور ہو جائے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَتِمُّوا الحَجَّ وَالعُمرَةَ لِلَّهِ فَإِن أُحصِرتُم فَمَا استَيسَرَ مِنَ الهَدىِ ١٩٦ ... سورة البقرة

اور اللہ (کی خوشنودی) کے لئے حج اور عمرے کو پورا کرو اور اگر (راستے میں) روک لئے جاؤ تو جیسی قربانی میسر ہو (کردو)۔''

یہ آیت حج کی فرضیت سے پہلے حدیبیہ میں نازل ہوئی ہے اور حج 9 ہجری میں فرض ہوا ہے۔ واللہ اعلم (شیخ ابن باز رحمة اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[**فتاویٰ اسلامیہ: جلد1**]

صفحہ نمبر425

محدث فتویٰ